درسِ قرآن

محمد احمد حافظ

یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ!

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (المائدہ۔۵۱)

’’اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا معتمد دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مخلص دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھے گا‘ (تو یاد رکھو!) وہ انہی میں سے ہے۔ بلاشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

ہماری موجودہ کیفیت کیا ہے؟

مندرجہ بالا آیت اپنے معنی ومفہوم میں نہایت واضح ہے۔ امتِ مسلمہ مجموعی حیثیت کے اعتبار سے جن حالات سے گزر رہی ہے۔ ان حالات کا جائزہ قرآن وحدیث کی روشنی میں لینا از حد ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ’’دوستی‘‘ کی حدود کیا ہیں؟ ظاہر ہے انسان اسی آدمی کو اپنا دوست بناتا ہے جس کی عادات وخصائل، جس کا رہن سہن، طرزِ زندگی، اخلاق، معاملات اس کے لیے پسندیدہ ہوں۔ ایک اوباش شخص دوسرے اوباش کو اس لیے دوست نہیں بناتا کہ وہ بہت عبادت گزار، قائم اللیل اور صائم النہار ہے بلکہ اس لیے دوست بناتا ہے کہ وہ بھی اسی جیسا عیاش اور اوباش ہے۔ اگر کوئی شخص کسی اللہ والے، نیک خُو انسان کو دوست بناتا ہے تو اس لیے کہ خود اس میں تقویٰ وپرہیزگاری کا جوہر موجود ہے۔ اب اس تناظر میں دیکھئے کہ ہماری اکثریت کی پسند کیا ہے؟ ہم کن لوگوں کو رشک وفخر بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں؟ اگر ہم اپنی معیشت ومعاشرت، حکومت وسیاست، تہذیب وکلچر اور دیگر معاملاتِ حیات کا جائزہ لیں تو ایک ایک چیز یہود ونصاریٰ کے رنگ میں رنگی نظر آتی ہے۔ بات یہیں تک محدود نہیں بلکہ ہمارے عقائد ونظریات اور عبادات بھی نصرانی تہذیب کے نخچیر نظر آنے لگے ہیں۔ یوں نظر آرہا ہے کہ ہماری فکر وتعبیر اور علم وعمل کا ہر پہلو یہود ونصاریٰ کی نقالی، ان کی باطل تہذیب اور باطل افکار میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان مفسدین فی الارض کی کارستانیوں کے سبب پوری دنیا میں ان کے خلاف نفرت کی توانا لہر اٹھی ہے تو انہوں نے اپنا پہلو بچانے کی خاطر انسانی حقوق، امن، انصاف اور ثقافتی تحمل کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا ہے اور اس مقصد کے لیے بعض مذہبی رہنماؤں کا سہارا بھی لیا جارہا ہے۔ افسوس کہ ہمارے بعض اہل علم بھی ان خوش نما نعروں سے متاثر ہوکر یہود ونصاریٰ کے ساتھ بھائی چارے، ہم آہنگی اور صبر وتحمل کا درس دینے لگے ہیں۔ فیا حسرتا!

قرآن میں رہنمائی موجود ہے:

اللہ کا دین عزت وسربلندی اور غیرت والا دین ہے۔ اس میں کسی قسم کا رطب ویابس نہیں۔ اس کے احکام نہایت

واضح ہیں۔قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، کبریائی اور اُلوہیت کا اقرار واعلان نہیں کرتے۔اس کی بھیجی ہوئی شریعت کو نہیں مانتے‘ وہ’’کافر، ظالم اور فاسق‘‘ ہیں۔ان کافروں، ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنا ہر صاحب ایمان کے لیے لازمی ہے۔تاکہ وہ کہیں ان کے دھوکے میں آکر گوہرِ ایمان سے محروم نہ ہوجائے اور جو کوئی ان کافروں کی طرف میلان اور دوستی کا علاقہ قائم رکھتا ہے‘اس کے لیے سخت ترین وعید ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَاتَرْکَنُوْآ اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾ (ھود۔۱۱۳)

’’اور مت جھکو‘ان لوگوں کی طرف جو ظالم ہیں کہ تمھیں بھی جہنم کی آگ آ پکڑے اور (یادرکھو!) اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔‘‘

اس آیت میں کفار ومشرکین یا کسی بھی ایسے شخص کی طرف جسے ظالم کہا جاسکے۔ذرا سے میلان کو بھی منع فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ذرا بھی ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے تو اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔

علامہ ابن عربی نے اپنی کتاب’’احکام القرآن‘‘میں’’رکون‘‘ کی یہ حقیقت بیان کی ہے کہ’’انسان اپنے آپ کو کسی کی طرف منسوب کرنے لگے یا اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگے۔‘‘اس میں کوئی شک نہیں جب کوئی ایمان واسلام کا دعوے دار اپنی وضع قطع، رہن سہن، معیشت ومعاشرت میں یہود ونصاریٰ کی اقدار کو قبول کرنے لگتا ہے۔ان کے افکارِ سیئہ کو درست ماننے لگتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہود ونصاریٰ پر مکمل اعتماد کرنے لگا ہے۔یہی’’رکون‘‘ ہے‘جس کا انجام دنیوی ذلت اور اخروی عذاب ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن ثعالبی الجزائری رحمہ اللہ نے (یاایھاالذین آمنوا لاتتخذو الیھود والنصاریٰ الخ) کے تحت تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ’’اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ یہود ونصاریٰ کے ساتھ ایسی مخلصانہ دوستی کریں اور ان کو ایسا لائق اعتماد دوست بنائیں کہ جس کی بنیاد باہمی تعاون اور اختلاط وارتباط پر قائم ہو اور جس کے نتیجے میں مسلمان ان کے ساتھ خلط ملط ہوجائیں۔جو مسلمان یہود ونصاریٰ کے ساتھ نشست وبرخاست رکھے گا‘اسے قہرِ الٰہی اور غضبِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔‘‘

اس ممانعت کا سبب یہ ہے کہ کفار سے دوستی ایمان سے محرومی کا سبب بن جائے گی۔جو انسان کو عذابِ نار کا مستحق ٹھہرا دیتی ہے۔چناں چہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْر O وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْآ اَوْلِیَآءُ ھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ .اُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ﴾ (البقرہ۔۲۵۷)

’’اللہ مددگار ہے‘ایمان والوں کا کہ انہیں نکالتا ہے‘ظلمت سے نور کی طرف اور جو (اللہ کے) منکر ہوئے‘وہ طاغوت (شیطان) کے ساتھی ہیں‘نکالتا ہے ان کو نور سے ظلمت کی طرف۔یہی لوگ دوزخ کے باسی ہیں۔اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

یہود ونصاریٰ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ یہودیوں نے انبیاء علیہم السلام کوقتل کیا۔ان کی پوری تاریخ خباثت ودنائت اور درندگی وسفا کی سے عبارت ہے۔کرۂ ارضی پران سے بڑھ کرکوئی مفسدقوم نہیں گزری۔نصاریٰ مشرک ہیں' انہوں نے اللہ رب العزت کے ساتھ حضرت عیسیٰ ومریم علیہم السلام کوبھی شریک ٹھہرایا۔یہ بھی یہودیوں کی طرح شیطنت کے پیکراورسفا کی کے خوگر ہیں۔لہٰذا اللہ رب العزت جوصرف غفور ہی نہیں غیوربھی ہیں' کی غیرت کو یہ بات کیونکر برداشت ہوسکتی ہے کہ ایک شخص اس کی بندگی کا دم بھی بھرے اور کفار ومشرکین کے ساتھ دوستانہ تعلقات بھی قائم رکھے ۔عذاب وثواب، قیامت وعدالت پرایمان کا دعویٰ بھی کرے اور بدفطرت انسانوں کے لیے نیک جذبات کوبھی اپنے قلب و دماغ میں پالتا رہے۔یہ دوئی اللہ کے دین میں ہرگز روانہیں۔

ہمیں اپنی وضع قطع ،اپنے لباس ،اپنے طرز بودوباش ،اپنے نظریات وعقائد اوراعمال کا جائزہ لینا ہوگا کہ ان پر کہیں کافرانہ تہذیب کی پرچھائیں تونہیں؟اگرایسا ہے توفی الفور اپنی ذات کی تطہیر کی فکر کیجیے۔اِدھراُدھرحسرت بھری نگاہوں سے دیکھنےاورلڑھکنے سے بچیئے۔اپنے آپ کواللہ اوراس کے دین کے لیے خالص کرلیجیے:

﴿وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِيْنَ﴾ (یونس۔۱۰۵)

''اور یہ کہ تواپنے آپ کودین حنیف کے لیے سیدھا کرلےاورمشرکوں میں سے مت ہو۔''

یقیناً کفار کی چالیں ،ان کےخوش نمانعرے،ان کی مادی ترقی ،سیاسی وعسکری بالادستی (اور بڑی حدتک)ان کی عسکری یلغار سےخوفزدگی انسان کومجبورکردیتی ہے کہ وہ ان کی ہمہ جہت بالادستی کوتسلیم کرتے ہوئے ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے ......ان کی تہذیب وتمدن اور افکارونظریات کومن وعن قبول کرے ......مگر یہ منشاء الٰہی کے خلاف ہے۔ہمیں ''اقامتِ دین'' کاہی حکم ہے۔انفرادی طورپربھی، اجتماعی حیثیت سےبھی۔یقین کیجیے کہ ہمارادین کامل واکمل دین ہے ۔اس دنیامیں رہتے ہوئےاورآخرت میں ہماری کامیابی اسی سے وابستہ ہے۔

الہدیٰ:

- یہود ونصاریٰ بلکہ تمام کفار سے معاملات حرام ہیں۔
- یہود ونصاریٰ سے دوستی اورمومنین سے دوری ارتداد کے ہم معنی ہے۔
- کفار سے دوستی، گمراہی اوردخول فی النار کا سبب ہے۔
- مسلمان کے لیےضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کواللہ وحدہ کے لیے خالص کرلے۔
- کفار سے دوستی' ضعف ایمان کا سبب ہے جوآہستہ آہستہ انسان کوکفر کے قریب ترکردیتا ہے۔

☆......☆......☆